



مطلوب معجل

نام محمد آصف گلگتی

سیریل نمبر 24478

پتہ گلگت

تاریخ 1/31/2015

موضوع حرام و حلال

رابطہ نمبر

کاتب اسرالشید قدری

رائی میل

میرا تعلق گلگت سے ہے اور یہاں پر یہ مسئلہ آیا ہے کی حلال جانور کی اجری اور آئندہ کھانا جائز یا نہیں؟ کیونکہ یہاں پر ایک بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے کوئی کہتا ہے کی کھانا جائز ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ جائز نہیں ہے۔ برائے ہماری آپ ہمیں اس مسئلے کو تفصیل سے وضاحت کریں۔ اور یہاں پر دیوبندی اور بیلوی دونوں عقاید کے لوگ ہیں اور آپس میں رشتہ رہیں۔ لہذا دونوں کوہ نظر کہ کج جواب دیں یہاں پر مولوی صاحب نے فتاویٰ فیض رسول سے فتویٰ دیا ہے کہ اجری اور آئندہ کھانا مکروحریجی ہے لہذا اس کا کھانا جائز نہیں ہے اور آپ کو وہ صفات بھی صحیح رہا ہوں ان میں حدیث کے حوالہ بھی دیا ہے

### الجواب حامماً ومصللّاً

اولاً: تو یہ جانتا چاہیئے کہ دیوبندی، بیلوی دونوں ہی ایلسٹ و الجماعت سے متعلق اور حقیقی المسالک، یہی اور سوال میں منکور مسئلہ مسلمانی نوعیت ہا ہیں بلکہ محض حلال و حرام سے متعلق ہے اور اسی تناظر میں اس کو دیکھنا چاہیئے اسکے بعد واضح ہو کہ احادیث مبارکہ اور آثار صحابہؓ کی روشنی میں حلال جانور کی وجہ صورتی اور آئندیں کھانا جائز اور مباح ہے اور فقیراء سے بھی یہی منقول ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ایک حدیث جو "المجم الکبیر للطبرانی" میں حضرت نسیکہ اُمّ عمر و بن جہلہ اس رحمی اللہ عنہما سے منقول ہے، فرمائی ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں اخھوں تے اپنی بکری کو ذبح کیا تھے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ تے باختہ میں ایک چھٹری تھی وہ رکھی اور مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز ادا کی اور اپنے بستر پر تشریف لائے اور لیٹت گئے پھر فرماتے لگئے کھاتے کی کوئی چیز ہے؟ تو یہم ایک پیالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئے جس میں خوبی روٹی، بڑی والا لوٹت اور اوجھٹری کے ٹکڑے تھے اور اس میں دستی مالگوشت تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اوجھٹری کا ایک ملکہ الیکر اپنے دانتوں سے نوچ کر کھاتے لگئی اور کہنے لگی کہ آج ہم تے بکری ذبح کی اور اس کے علاوہ کچھ نہیں رکھا (الملک سب صدقہ کیا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں بلکہ (تم نے یہی کھایا) اس کے علاوہ تم نے سب بھی (درحقیقت آخرت کیلئے) روک لیا

امام رازی رحمہ اللہ عنہ "التفسیر الکبیر" میں یہ واقعہ نقل فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے خلافت کے زمانے میں بازار تشریف لے گئے اور چھٹری خریدی اور خود اٹھا کر لائے لیکے حضرت علی رحمہ اللہ عنہ دور سے آپ رحمی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو رسمتے سے ایک طرف ہو گئے۔  
(جاری ہے)

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ رستے سے ایک طرف کیوں ہو گئے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تاکہ آپ حیاتانہ کریں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیوں حیات کروں اس چیز کے اثاثات سے جو صیری غذا ہے۔ اهل علم کے افادے کیلئے عربی عبارت مع حوالہ درج کی جا رہی ہے ملاحظہ ہو۔

في المعجم الكبير للطبراني: عن نسكية أم عمرو

بن جناس، قالت: إني لعنة عائشة، وقد ذبحت شاة  
لها فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم في يده عصبة  
فالقاها ثم صوى إلى المسجد فصلى فيه ركعتين ثم صوى  
إلى فراشه فانطبع عليه ثم قال: هل من غداء؟ فأتيناه  
بصحفة فيها خبر شعير وفيها كسرة وقطعة من الكرش  
وفيها الزراع، قال: فأخذت قطعة من الكرش وإنها  
لتتنفسنها إذ قالت: ذبحنا شاةً اليوم فما أمسكنا غير  
هذا، قالت: يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا  
بل كلها أمسكت إلا هذا. أص (ملكته) دار أحياء التراث  
العربي / دار النشر الطبع الثاني ص ٢٥٤ ج ٢٥: رقم الحديث  
٨٣، محقق محمد بن عبد المجيد (السلفي)

في التفسير الكبير: روى أن عمر رضي الله عنه  
كان في أيام خلافته دخل السوق فاشترى كرشاً وحمله  
بلفظه فرأه علي من بعيد فتنكب على عن الطريق  
فاستقبله عمر وقال له: لم تنكب عن الطريق؟ فقال  
علي: حتى لا تستحي، فقال: وكيف أستحي من حمل  
ما هو غذائي! . اهـ (١٣٢/٣٢)

سلیمان اصل علاقہ کو پا پیٹھے کے اس معاملہ میں بغیر علم کے بحث و مباحثہ اور الجھن سے احتراز کریں جس کا "فتاویٰ فیض رسول" ماتعلق ہے تو ممکن ہے مذکور حدیث و روایت انکی نظر سے نہ گزری یہوں اس وجہ سے قیاساً انہوں نے مسئلہ لکھ دیا ہوا اگر انکے سامنے یہ روایات ہوتیں تو امید ہے وہ کبھی اس

رسانه میں مکروہ تحریک ماقول نہ فرماتے۔ واللہ اعلم بالصواب

لحواء